

یسوع کیوں؟

(Is Jesus relevant today?)

کیا یسوع سے آج تعلق اہم ہے؟

بہت سے سوچتے ہیں کہ یسوع مسیح ہمیں مذہبی بناتا ہے۔ وہ سوچتے ہیں کہ یسوع ہماری زندگی کے سارے مزے لے کر ہمیں جینے کے لئے ناممکن آئین دینے کو آیا۔ گزرے زمانے سے وہ اسے ایک عظیم لیدر کہنے کو تو راضی ہیں، مگر وہ کہتے ہیں کہ ہماری موجودہ زندگی میں وہ اہم نہیں ہے۔

ایک کالج کے طالب علم ”جاش میک ڈ اویل“، کا خیال ہے تھا کہ یسوع ایک دوسرا مذہبی رہنمایا تھا جس نے جینے کے لئے ناممکن آئین دینے کا سوچنا تھا کہ یسوع بالکل اس کی زندگی سے غیر متعلق تھا۔

تب ایک دن طالب علموں کی تنظیم میں دوپہر کے کھانے کے موقع پر ایک پرکشش نوجوان ساتھ میں پڑھنے والی خوب روچہرے والی مسکراتی محترمہ کے پاس ہی میک ڈ اویل بیٹھے تھے اس سے مخاطب ہو کر انہوں نے اس سے پوچھا کہ وہ اتنی خوش کیوں تھی، فوراً اس کا جواب تھا ”یسوع مسیح!“۔

”یسوع مسیح؟“ میک ڈ اویل خنگی سے برس پڑے، ”اوہ! خدا کے واسطے یہ گندگی مجھے نہ دیں، میں دین، مذہب سے تنگ آچکا ہوں، کلیسیا سے اکتا گیا ہوں، بابنل سے اوب گیا ہوں۔ دین، مذہب کے بارے میں یہ گندگی مجھے نہ دیں۔“

بغیر جنبش اس نوجوان ساتھ میں پڑھنے والی محترمہ میں بڑی غاموشی سے انہیں بتایا ”جناب میں نے دین، مذہب نہیں کہا، میں نے یسوع مسیح کہا۔“

میک ڈ اویل سکتے میں آگئے، انہوں نے یسوع کو ایک دینی شخصیت سے زیادہ کبھی نہیں سمجھا اور مذہبی دکھاوے کا ایک شعبہ بھی نہیں چاہا، تو بھی وہ خوش و خرم مسیحی محترمہ یسوع کے بارے میں ایسے بات کرتی رہی جیسے اس کی زندگی کو کسی نے معنی خیز بنادیا تھا۔

مسیح نے ہمارے وجود کے بارے میں تمام گھرے سے گھرے سوالات کے جواب کا دعویٰ کیا، وقتاً فوقتاً ہم سب ہی یہ سوال کرتے ہیں کہ زندگی کا مقصد کیا ہے، کیا آپ نے کبھی گھری سیاہ، اندھیری رات میں اوپرستاروں کو غور سے دیکھا ہے اور متعجب ہوئے ہیں کہ کس نے انہیں وہاں قائم رکھا؟ یا کیا کبھی آپ نے آفتاب کو غروب ہوتے دیکھ کر زندگی کے سب سے بڑے سوالات کے بارے میں سوچا ہے؟

☆ ”میں کون ہوں؟“

☆ ”میں یہاں کیوں ہوں؟“

☆ ”مرنے کے بعد مجھے کہاں جانا ہے؟“

حالاں کہ دوسرے فاسیوں اور مذہبی پیشواؤں نے زندگی کے معنی کے جوابات یوں پیش کئے ہیں کہ صرف یسوع مسیح نے مُردوں میں سے زندہ ہو کر اپنے ثبوتوں کو صحیح ثابت کر دیا، میک ڈ اویل جیسے لامذہب لوگوں نے بھی درحقیقت یسوع کے جی اٹھنے کا مذاق اڑایا تھا، انہوں نے بھی یہ معلوم کر لیا

کہ واقعہ کا ہونا ٹھوں ثبوت تھا۔

یسوع زندگی کو اصلی معنی کے ساتھ پیش کرتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ زندگی پیسہ کمانے سے بڑھ کر ہے جس میں بُخی خوشی ہے، کامیاب ہونا ہے اور پھر قبرستان میں اس کا تمام ہو جانا ہے، پھر بھی بہت سے لوگ اس کے معنی شہرت اور کامیابی میں، ہی تلاش کرتے ہیں، عظیم ترین فلمی ہستیاں بھی۔

میڈیو نے ایک تسلیم کرنے والے گمراہ کی طرح اس سوال کا جواب دینے کی کوشش کی کہ ”میں یہاں کیوں ہوں؟“

بہت سال ہوئے جب میں نے سوچا تھا کہ شہرت، قسمت اور لوگوں کا ہاتھوں ہاتھ لینا خوشی لائے گا، لیکن ایک دن آپ جاگ جاتے ہیں اور آپ کو احساس ہوتا ہے کہ ایسا نہیں ہے، میں نے پھر بھی محسوس کیا کہ کچھ کمی ہے، میں تھی اور لازوال خوشی کے معنی جاننا چاہتی تھی اور میں کیسے اس کی تلاش میں گامز نہ ہو سکی۔

دوسروں نے اس کے معنی کی تلاش چھوڑ دی ہے، سیٹل کی تنظیم ”زروان“ کے چوٹی کے گلوکار گرت گوبن ۲۷ سال کی عمر میں ما یوس ہو گئے اور خود کشی کر لی، جاز زمانے کے کارٹون نویس رالف برٹن نے بھی خود کشی کا پرچہ چھوڑتے ہوئے زندگی کو بے معنی ہونا پایا، میرے سامنے دشواریاں نہیں کے برابر تھیں بہت سارے دوست تھے، بڑی بڑی کامیابیاں تھیں، میں یو یوں پہ یو یاں بدلتا گیا، ایک گھر کے بعد دوسرا گھر بدلتا چلا گیا، دنیا کے ممالک گھوما، لیکن میں دن کے ۲۷ گھنٹوں کو پر کرنے کی جستجو سے عاجز آچکا ہوں، عظیم فرانسیسی فلسفی پاسکل ہم سب کے تجربے میں آئے اس خالی پن کو صرف خدا سے پُر کرنے میں یقین رکھتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں ”ہر انسان کے دل کی خدائی شکل و صورت کی خلا کو صرف یسوع مسیح ہی پُر کر سکتے ہیں، اگر پاسکل صحیح ہیں تو ہم یسوع سے صرف اپنی پہچان اور اس زندگی کے معنی کے سوال کا جواب پانے کی امید ہی نہیں کرتے، بلکہ ہمارے مرنے کے بعد کی زندگی دینے کی امید بھی کرتے ہیں۔

کیا خدا کے بناؤی معنی ہو سکتے ہیں؟ خدا تعالیٰ میں یقین نہ رکھنے والے مخدوبرڑینڈ رسیل کے مطابق، نہیں، جس نے لکھا تھا ”جب تک آپ خدا کی شخصیت کو تسلیم نہ کر لیں، زندگی کے مقصد کا سوال بے معنی ہے“۔ رسیل نے آخر کار خود کو ”سرٹ نے گلنے“ کے لئے قبر میں سپردخاک کر دیا، اپنی کتاب ”میں ایک مسیحی کیوں نہیں ہوں“، میں رسیل نے زندگی کے معنی کے بارے میں یسوع کی کہی ہوئی ہر ایک بات کو اس کے ابدی زندگی کے بارے میں وعدے سمیت رکر دیا تھا، لیکن اگر یسوع نے چشم دید گوا ہیوں کے دعوے کے مطابق موت کو شکست دی (دیکھیں، ”کیا یسوع مردؤں میں سے جی اٹھا؟“) تب تو ہی واحد ہمیں بتانے کے لائق ہو گا کہ زندگی کا کیا مطلب ہے اور جواب دیگا، ”میں کہاں جا رہا ہوں؟“ یہ سمجھنے کے لئے کہ یسوع کے الفاظ، اس کی زندگی اور موت کیسے ہماری پہچانوں کو فائم رکھنے کے لئے، ہمیں زندگی میں معنی دینے کو اور عاقبت کے لئے امید مہیا کرنے کے لئے ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اس نے (یسوع نے) خدا کے بارے میں کیا کہا، ہمارے بارے میں اور خدا کے بارے میں کیا کہا۔

یسوع نے خدا کے بارے میں کیا کہا؟

خدار شستہ دارانہ ہے۔

بہت سے خدا کو ایک شخص سے بڑھ کر ایک طاقت سمجھتے ہیں جسے ہم جان سکتے ہیں اور اس سے خوش ہو سکتے ہیں، خدا کے بارے میں یسوع نے فرمایا کہ ستاروں کی خلائی جنگ میں وہ ایک غیر شخصی طاقت کی مانند نہیں ہے جس کی اچھائی کو بجلی کی طاقت کے میٹر میں ناپا گیا ہے، نہ تو وہ کوئی عظیم اور

غیر ہمدرد آسمانی اڑن اشتری والا آدمی ہے جو ہماری زندگیوں کو ناخوشگوار بنانے میں خوش ہوتا ہو۔

اس کے برعکس خدا ہماری طرح ہی رشتہ دار نہ ہے، لیکن اس سے بھی بڑھ کر بہت کچھ ہے، وہ سوچتا ہے، وہ سنتا ہے، وہ زبان میں ہم سے خطاب کرتا ہے جسے ہم سمجھ سکتے ہیں، یسوع نے ہمیں بتایا اور دکھایا کہ خدا کس طرح کا ہے، یسوع کے مطابق خدا ہم میں سے ہر ایک کو خوب اچھی طرح سے اور شخصی طور پر جانتا ہے، اور لگاتار ہمارے بارے میں سوچتا ہے۔

خدا پیار کرنے والا ہے

اور یسوع نے ہمیں بتایا کہ خدا محبتی ہے یسوع جہاں کہیں بھی گیا اس نے خدا کی محبت کا مظاہرہ کیا، کیوں کہ اس نے یہاں کو شفائجنسی، غریبوں اور مصیبتوں کی تلاش میں ان تک پہنچا۔

خدا کی محبت بندیادی طور پر ہماری محبت سے فرق ہے جو کسی کشش یاد کھانے پر منی نہیں ہے، یہ پوری طرح سے قربان ہو جانے والی اور نہ خود غرض ہے، یسوع نے خدا کی محبت کا مقابلہ ایک کامل باپ کی محبت سے کیا، ایک اچھا باپ اپنے بچوں کے لئے اچھے سے اچھا چاہتا ہے، ان کے لئے قربانی دیتا ہے اور ان کے کھانے پینے کا انتظام کرتا ہے، لیکن ان کی امید سے عمدہ بھلائی کے لئے وہ انہیں قادر میں بھی رکھتا ہے۔

یسوع خدا کے پیار بھرے دل کی ایک کہانی مشرف باغی بیٹی کے بارے میں بیان کرتے ہیں جس نے زندگی کے بارے میں اپنے باپ کی صلاح کو ٹھکرایا جو کہ ضروری تھی سرکش اور کام چھوڑ کر اپنی مرضی پر چلنے والا بیٹا اپنے راستے پر ہی چلنا چاہتا تھا اور ”اپنی زندگی جینا چاہتا تھا“، بجائے اس کے کوہہ تک انتظار کرے جب تک اس کا باپ سے اس کی جاندار دکھ کو دینے کے حصے کو دینے کے لئے راضی ہوتا، اس نے اس بات پر زور دینا شروع کیا کہ اس کا باپ اس کا حصہ اسے جلد سے جلد دیدے۔

یسوع کی کہانی میں باپ نے اپنے بیٹی کی گذارش پر عمل کیا، لیکن بیٹی کے حق میں معاملہ بگڑھی گیا، اپنے روپے میسے کو اپنے پر ہی لٹانے کے بعد باغی بیٹی کو سوڑوں کے باڑے میں کام کرنے جانا پڑا تھا، جلد ہی وہ اتنا بھوکار ہنہ لگا کہ سوڑوں کا کھانا بھی اسے اچھا لگنے لگا، ماہیوں اور اسے اس بات پر یقین ہی نہیں تھا کہ اس کا باپ واپس اسے قبول کرے گا، اس نے اپنا سامان باندھا اور اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

یسوع ہمیں بتاتا ہے کہ اس کے باپ نے اس کے گھروں اپس آنے پر صرف اس کا استقبال ہی نہیں کیا بلکہ حقیقت میں وہ اس سے ملنے کے لئے باہر دوڑا اور تباہ پوری پوری طرح سے اصلاحی جذبہ سے معمور اپنی محبت کے جذبہ میں آگ کیا اور اپنے بیٹی کے واپس آجائے کی خوشی میں ایک بڑا جشن کیا۔

یہ ایک بڑی اچھی بات ہے کہ اپنے بیٹی کو شدت سے چاہنے پر بھی اس کا پیچھا (اس کے جانے کے بعد) نہیں کیا، اس بیٹی کو جسے وہ پیار کرتا تھا اس کی بغاوتی پسند کی وجہ سے اسے درستہ نہیں اور تکلیفیں بھگتے کے لئے چھوڑ دیا، اسی طرح سے کلام بتاتا ہے کہ خدا کی محبت ہمارے لئے کیا سب سے اچھی ہے، اس کے برعکس سمجھوتہ نہیں کر سکتی، ہماری اپنی غلط پسندوں کے نتیجوں کو بھگتے دے گی۔

یسوع ہمیں یہ بھی دکھایا کہ خدا اپنے مزاج کے خلاف کبھی سمجھوتہ نہیں کرے گا، مزاج ہی ہے جو بہت گھرے ہمارے اندر موجود ہے، یہ ہمارا وہ جز ہے جس میں ہمارے سارے خیالات اور کار گذاریاں پروان چڑھتی ہیں، اس لئے بہت گھرے خدائی مزاج کیا ہے۔

خدا پاک ہے

پورے پاک کلام میں قریب قریب چھ سو (۶۰۰) مرتبہ خدا ہم سے ”پاک“ لفظ کے بارے میں بولا ہے، پاک ہونے کے مطلب یہ ہے کہ خدا کا مزاج درست، پاک و صاف اور پوری طرح سے ہر ایک بات میں صحیح ہے، بے گناہ، اس کا مطلب ہے کہ وہ جو کبھی بھی ایک ایسے خیال کو پھٹکنے نہیں دیتا جو کہنا پاک ہو یا اس کے پاک و صاف ضمیر کی بلند صفت کے برخلاف ہو۔

اس کے آگے خدا کی پاکیزگی کا مطلب ہے کہ وہ برائی کی موجودگی میں نہیں رہ سکتا، جیسا کہ برائی اس کی قدرت کے برخلاف ہے، وہ اس سے نفرت کرتا ہے، وہ اس کے لئے گندگی کے مانند ہے۔

لیکن اگر خدا پاک ہے اور برائی سے نفرت کرتا ہے تو اس نے ہمارے چال چلن کو اپنی مانند کیوں نہیں کیا؟ بچوں کو چھیڑنے ستانے والے، خونی، عورتوں کو بے حرمت کرنے والے اور برے راستہ پر ڈھکلینے والے کیوں موجود ہیں؟ اور ہم کیوں اپنی ذاتی پسندیدہ اچھائیوں سے اس طرح جدوجہد کرتے رہتے ہیں؟ جو کہ اگلے معنی کی تلاش میں ہمیں لے جاتی ہے، یسوع نے ہمارے بارے میں کیا کہا؟

یسوع نے ہمارے بارے میں کیا کہا؟

خدا سے تعلق قائم رکھنے کے لئے ہم بنائے گئے۔

اگر آپ نے نئے عہد نامہ کو پڑھا تھا تو آپ پائیں گے کہ یسوع نے لگاتار خدا کے نزدیک ہماری اہمیت کو گہرائی سے یہ بتاتے ہوئے کی خدا نے ہمیں اس سے بچ کھلانے کے لئے پیدا کیا، بولا تھا۔

آئرلینڈ کے یوز ۲ کے راک ستارے بونو نے ایک آپسی بات چیت میں کہا ”یہ دماغ کو اڑادینے والی بات ہے کہ خدا، جس نے کائنات بنائی وہ ہماری سُنگت کی طرف دیکھتا رہا ہوگا، لوگوں کے ساتھ ایک حقیقی رشتہ قائم کرنے کو.....، دوسرے لفظوں میں دنیا کی پیدائش سے پہلے خدا نے ہمیں اپنے خاندان میں شامل کرنے کا منصوبہ بنایا (یعنی ہمیں اپنی صورت میں بنایا)، صرف یہی نہیں، بلکہ حیرت انگیز و راشت کا منصوبہ بنایا ہے جو کہ ہمارے لے لینے کے لئے ہے، یسوع کی کہانی میں باپ کے دل کی طرح خدا ہمارے تصور میں کہیں زیادہ برکت کی وراشت اور شاہی سہولیتیں بہتان کے ساتھ عطا فرمانا چاہتا ہے، اس کی نظر میں ہم خاص ہیں۔

چننے کی آزادی

”اسٹیپ فورڈ وائز“ تصویر (سینما) میں کمزور لیٹے پڑے ہوئے، لاچی اور خونی مردوں نے ایک ملنسار، فرماں بردار، روپوں، (مشین) آدمی، اپنی آزاد خیال یو یوں کی عرض بنائے، جن یو یوں سے انہیں خطرہ تھا، حالانکہ ایسا سمجھا جاتا رہا ہے لیکن وہ مرد اپنی یو یوں سے پیار کرتے تھے، تو بھی انہوں نے انھیں کھلونوں سے بدل لیا، تاکہ وہ ان پر زور دے کر ان سے فرمانبرداری کروالیں۔

خدا بھی ہمیں ویسا ہی بنا سکتا تھا مشینی لوگ، ہم (لوگ) مشین میں بھرے ہوئے پروگرام کے طرح پیار کرتے، اس کی فرمانبرداری کرتے، دعا، بندگی کرتے، لیکن تب ہمارا لازمی پیار بے معنی ہوتا، خدا ہم سے چاہتا تھا کہ اسے ہم آزادی سے پیار کریں، حقیقی تعلق کے تحت ہم کسی سے

پیار چاہتے ہیں، لازمی پیار نہیں، ہم ایک روحانی ہمنوا کو اشتہاری دہن پر ترجیح دیتے ہیں، سورین کر ک گاڑنے اس کہانی میں اسی طرح کے (حقیقی اور مجازی پیار کے) پیش و پیش کا ذکر کیا۔

فرض کیجئے ایک بادشاہ تھا، جس نے ایک حلیم و فروتن کنوواری لڑکی سے پیار کیا، وہ بادشاہ دوسرے بادشاہوں کی طرح نہیں تھا، ہر ایک صوبیدار اس کی طاقت کے آگے کا نپتا تھا... اور تو بھی یہ عظیم ترین بادشاہ ایک حلیم، فروتن کنوواری لڑکی کے پیار میں پکھل گیا، وہ اس سے اپنے پیار کا اعلان کیسے کر سکتا تھا، ایک عجیب و غریب طریقہ سے شاہی انداز میں اس نے اپنے ہاتھ باندھ لئے ہوتے، اگر وہ اسے محل میں لا کر اس کے سر پر جو ہرات کا تاج رکھ دیتا... تو حقیقت میں وہ کوئی احتجاج نہ کرتی... اور کسی کو اس (بادشاہ) سے احتجاج کرنے کی ہمت نہ ہوتی، لیکن کیا وہ اس سے پیار کرتی؟ وہ کہ تو دیتی کی وہ اس سے ہی پیار کرتی ہے، لیکن کیا وہ حقیقی اس سے پیار کرتی؟۔

آپ اس الجھے ہوئے معاملہ کو دیکھیں، غیر شاعرانہ انداز میں پیش آپ کیسے اپنے سب کچھ جانے والے مرد دوست سے قطع تعلق کر لیتی ہیں ("یہ میرے آپ کے بیچ نہیں چل رہا ہے، لیکن میرا نداز ہے کہ وہ آپ کو معلوم تھا")، لیکن آزادانہ طریقہ سے ایک دوسرے کو پیار کرنے کو ممکن کرنے کے لئے خدا نے انسان کو ایک انوکھی صلاحیت، آزاد مرضی کے ساتھ پیدا کیا۔

خدا کے شائستہ آئین کی خلاف ورزی کرنے والا باغی۔

سی ایس لوئس نے وجہ پیش کی ہے کہ اندر ورنی طور سے خدا کو جانے کی خواہش رکھنے کے لئے مستعد ہوتے ہوئے بھی ہم اپنی پیدائش کے وقت سے ہی اس کی مخالفت کر کے بغاوت کر بیٹھتے ہیں، لوئس نے خود اپنے ہی ارادوں کی تفییش کرنی شروع کی تو اس کی معلومات نے اسے اس نتیجہ تک پہنچایا کہ وہ قدرتی طور پر صحیح اور غلط میں امتیاز کر لے گیا۔

لوئس کو حیرت تھی کہ صحیح اور غلط میں تمیز کرنا اس تک کہاں سے آیا، ہم سب کو صحیح اور غلط کی سمجھ کا تجربہ تب ہوتا ہے جب ہم ہٹلر کے ساتھ لا کھ بیہودیوں کے مارے جانے کے بارے میں پڑھتے ہیں یا کسی بہادر کو کسی کے لئے اپنی زندگی قربان کر دینے کے بارے میں، ہم قدرتی طور پر جانتے ہیں کہ جھوٹ بولنا اور دعا بازی کرنا غلط ہے، اسی صحیح غلط کی پہچان جو ایک شائستہ آئین کی طرح ہمارے ضمیر میں سمائی ہے، اس اوپر بتائے ملکہ کو اس نتیجہ تک لے گئی کہ کوئی شائستہ "آئین دینے والا" ہے۔

درحقیقت یسوع اور کلام کے مطابق خدا کے نہیں فرمانبرداری کے لئے شائستہ آئین دیا ہے، اور اس سے تعلق قائم رکھنے کے معاملہ میں ہم نے صرف پیٹھ ہی نہیں پھیری بلکہ فرمانبرداری کے لئے خدا کے قائم کئے گئے ان شائستہ آئین کو بھی توڑا ہے، ہم میں سے زیادہ تر دس احکام میں سے کچھ کو تو جانتے ہیں جھوٹ نہ بولنا، چوری نہ کرنا، خون نہ کرنا، زنا نہ کرنا وغیرہ وغیرہ، یسوع نے یہ کہتے ہوئے انہیں تفصیل سے بتایا کہ ہمیں اپنے سارے دل سے خدا سے اور اپنے پڑوؤی سے اپنی طرح محبت رکھنی چاہئے، اس لئے گناہ جو ہم قانون توڑتے وقت کرتے ہیں صرف غلط ہی نہیں ہے، بلکہ صحیح کرنے میں ہماری ناکامی بھی ہے۔

خدا نے ان آئین کے ساتھ کائنات کو بنایا جو ہر بات پر لا گو ہوتے ہیں، وہ نہ توڑنے اور نہ بدلنے کے لئے ہیں، جب آئنس ٹائی نے ای، ایم ۲ فارمولہ کو بنایا تو ایسی طاقت کے بھیڈ کو کھولا، گھول کے چھوٹے سے چھوٹے صحیح حصہ کو سخت حالت میں ایک ساتھ رکھ کر اس کے سب سے چھوٹے

حصہ کو توڑا لگ کر ایک بہت بڑی طاقت پیدا کر دی، کلام کی کتابیں ہمیں بتاتی ہیں کہ خدا کا شائستہ آئین کچھ کم نہیں ہے، کیوں کہ وہ اس کی قدرت سے پروان چڑھا ہے۔

آدم، حوا کے زمانے سے ہی ہم نے اس کے احکاموں کو توڑا ہے، حالانکہ وہ ہماری سب سے عمدہ بہتری کے لئے ہیں، صحیح کام کرنے میں ہم ناکامیا ب ہوئے ہیں، پہلے انسان آدم کے زمانے سے ہی اس حالت کو ہم نے ورشہ میں پایا ہے، باہل اس نافرمانی کو گناہ بتاتی ہے، جس کا مطلب ہوتا ہے، ”نشان کو کھو دینا“، جیسے کہ ایک تیر انداز اپنے چہیتے نشانے کو کھو دے، اس طرح سے ہمارے گناہوں نے خدا کے چہیتے رشتہ کو ہم سے توڑ دیا ہے، تیر انداز کی مثال یہ تو ہم اس نشان کو کھو چکے ہیں جس مقصد کے لئے ہم پیدا کئے گئے ہیں۔

گناہ سارے تعلقات کو ختم کر دینے کی وجہ ہوتا ہے، انسانی نسل اپنے قرب و جوار سے کٹ گئی (الگاو)، اشخاص خود سے کٹ گئے (قصور وار ہونے کا احساس اور شرم و حیا)، لوگ، لوگوں سے دور ہو گئے (جنگ اور قتل) اور لوگ خدا سے جدا ہو گئے (روحانی موت)، زنجیر کی کڑیوں کی طرح، خدا اور انسانیت کے بیچ پہلی کڑی ٹوٹی کہ سبھی ایک دوسرے سے جڑی کڑیاں الگ، ان جڑی رہ جاتی ہیں۔

اور ہم ٹوٹے ہوئے ہیں جیسا کہ کین ویسٹ بتاتے ہیں ”میں نہیں سوچتا کہ اپنی غلطیوں کو صحیح کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہو سکتا ہے... میں خدا سے بات چیت کرنا چاہتا ہوں، لیکن میں ڈرتا ہوں کہ یہ ہمیں زیادہ بول دینے کی وجہ ہو...“ ویسٹ کے گانے اس جدائی (الگاگی) کے بارے میں بیان کرتے ہیں جنہیں گناہ ہماری زندگیوں میں لے آتا ہے، باہل کے مطابق یہ جدائی ایک شور غل والے تیز گانے کے گائیں سے زیادہ ہے، اس کے نتیجہ جان لیوا ہیں۔

ہمارے گناہوں نے ہمیں خدا کی محبت سے جدا کر دیا ہے۔

ہمارے باغی (گناہ) نے خدا اور ہمارے بیچ جدائی کی ایک دیوار بنادی ہے، (دیکھیں یشا یاہ ۲/۵۹)، کلام میں ”جدائی“ کا مطلب روحانی موت ہے اور روحانی موت کا مطلب ہے پوری طرح سے روشنی اور خدا کی زندگی سے جدائی۔

”لیکن ایک منٹ رکیں“، آپ کہہ سکتے تھے ”خدا ہمیں بنانے سے پہلے یہ سب کیا نہیں جانتا تھا؟“ اس نے کیوں نہیں دیکھا کہ اس کا منصوبہ بری طرح سے ناکامی کو پہنچا؟، بالکل، ہماراں خدا محسوس کرتا ہو گا کہ ہم بغاوت اور گناہ کریں گے، درحقیقت، یہ ہماری ناکامیابی ہے جو اس کے منصوبہ کو دماغ کو اڑا دینے والا بنادیتا ہے، یہ ہمیں اس نتیجہ پر پہنچا تھا کہ خدا اس زمین پر انسانی شکل و صورت میں آیا، اس سے بھی زیادہ نہ یقین کرنے والی بات اس کی موت کے لئے وہ اہم وجہ۔

یسوع نے اپنے بارے میں کیا کہا؟

خدا کا مکمل حل

لوگوں کے بیچ اپنی تین سال کی تبلیغ کے دوران، یسوع نے ہمیں سکھایا کہ ہم کیسے زندگی بس رکریں اور بہت سے مجرزے کئے، مردوں کو بھی زندہ کیا، مگر اس نے بیان دیا کہ اسکا بنیادی کام یعنی ”مشن“، ہمیں ہمارے گناہوں سے بچانا تھا۔

یسوع نے کھلمنہ اعلان کیا کہ وہ مساح کیا ہوا ”مسیح“ تھا جو ہماری بدکاریاں اپنے اوپر لے لیگا، یشا یاہ نبی ۶۰۰ سال پہلے ہی مسیح کے بارے میں اس کی پہچان کے متعلق اشارات و علامتیں ظاہر کرتے ہوئے لکھ چکے تھے، لیکن جو سب سے مشکل علامت پکڑ میں آتی تھی کہ مسیح آدمی اور خداونوں تھا۔

”اس لئے ہمارے لئے ایک لڑکا پیدا ہوا اور ہم کو ایک بیٹا بخشتا گیا..... اور اس کا نام عجیب اثیر خدائی قادر، عبدیت کا باپ اور سلامتی کا شاہزادہ ہو گا“، (یشا یاہ ۶/۹)

مصنف ریے اسٹیڈی میں کے عہد و عده کے ہوئے مسیح کے بارے میں لکھتے ہیں ”پرانے عہد نامہ کے بالکل شروعات سے ہی بڑھتے قدموں کی آہٹ کی طرح ایک امیدوار موقع ہے“ ”کسی کی آمد آمد ہے!“ ... یہ امید ایک کے بعد وسرے نبی کے ترسادینے والے اعلان کے ایک اشارے کے طرح شروع سے ہی نبوت کے لیکھے جو کہ میں بڑھتی جاتی ہے کہ ”کسی کی آمد آمد ہے!“۔

زمانہ قدیم کے نبیوں نے پیشینگوئی کی تھی کہ مسیح خدا کی طرف سے کامل گناہ بخشنے والا ہو گا، اپنے انصاف سے مطمئن کرنے والا ہو گا، ہمارے لئے قربان ہو جانے کی صلاحیت رکھنے والا کامل انسان ہو گا (یشا یاہ ۵/۳)۔

نئے عہد نامہ کے مصنفوں کے مطابق صرف واحد وجہ ہمارے لئے قربان ہو جانے کی بھی تھی کہ یسوع میں اس کی صلاحیت تھی، خدا تعالیٰ کی طرف اس نے سچی کامل زندگی گزاری اور گناہ کے فیصلہ کا ضامن نہیں تھا۔

یہ سمجھ پانا مشکل ہے کہ یسوع نے ہمارے گناہوں کی خاطر اپنی جان کا فدیہ کیسے دیدیا، شاید ادھوری عدالتی مشابہ اس بات کا خلاصہ کر سکتی کہ یسوع خدا کی پر خلوص محبت اور اس کے انصاف کی اس پیش و پیش کا حل نکالتا ہے۔

ذرا عدالت کے کمرے میں ایک مجرم قاتل کی حیثیت سے داخل ہونے کا تصور کریں (آپ کے کچھ سنجیدہ معاملے ہیں)۔ جیسے ہی آپ عدالت کی کرسی کی طرف بڑھتے ہیں، آپ محسوس کرتے ہیں کہ منصف آپ کا جیسے باپ ہو۔ یہ جانتے ہوئے کہ وہ آپ سے محبت کرتا ہے، آپ فوراً وکالت کرنا شروع کر دیتے ہیں ”باپ بس مجھے جانے دیں!“۔

جس پروہ مخاطب ہوتا ہے ”بیٹا میں تم سے محبت رکھتا ہوں، لیکن میں ایک منصف ہوں۔ میں تمہیں یوں ہی نہیں جانے دے سکتا“۔

وہ بہت زیادہ غم زدہ ہے۔ آخر کار وہ ہم سے منصف والی ہتھوڑی نیچے مارتا ہے اور آپ کو قصور وار اعلان کر دیتا ہے۔ قانون سے سمجھوئہ نہیں کیا جاسکتا، کم از کم ایک منصف نہیں کر سکتا، لیکن چونکہ وہ آپ سے محبت رکھتا ہے، وہ انصاف کی کرسی سے نیچے اتر کر آتا ہے، اپنا الہادہ اتار دیتا ہے اور آپ کے بد لے میں جرمانہ دیدینے کی پیش کش کرتا ہے۔ درحقیقت وہ بھلی والی کرسی (سزا موت دی جانے والی کرسی) پر آپ کی جگہ لے لیتا ہے۔

یہ تصور یہ ایک عہد نامہ میں پیش کی گئی۔ خدا یسوع مسیح کی شخصیت لے کر انسانی تورنخ میں اتر آیا اور اس بھلی والی کرسی (صلیب) پر بجائے ہمارے، ہمارے لئے خود چڑھ گیا۔ یسوع دوسرے کی سزا خود اپنے اوپر لینے والا تیرش شخص نہیں ہے۔ لیکن وہ خود خدا ہی ہے۔ موٹے طور پر لیں تو خدا کے پاس دوپسند ہیں۔ ہم میں گناہ کو جانچنا پر کھنایا سزا کو خود اپنے اوپر لے لینا۔ مسیح میں اس نے بعد والے کا چنانہ کیا۔

حالانکہ یورکا بونو، کلا کار ستارہ ایک علم الوہیت کا عالم ہونے کا بہانہ نہیں کرتا ہے، وہ صاف طور پر یسوع کی موت کی وجہ کا ذکر کرتا ہے۔

”مسیح کی موت کا نقطہ مضمون یہ ہے کہ مسیح نے دنیا کے گناہ لے لئے، تاکہ ہم نے جو کیا دھرا، وہ واپس ہم پر نہ آجائے اور ہماری گناہ آلو دہ“

طبعت سید ہے سید ہے موت کی فصل نہ کاٹے۔ اصل بات تو یہی ہے۔ یہ ہمیں حلیم رکھے گا ہماری نیکی کے کام ہی ہمیں جنت کے دروازہ تک نہیں لے جاتے۔

یسوع نے یہ بتاتے ہوئے صاف کر دیا کہ صرف وہی ہے جو ہمیں خدا تک لاسکتا ہے۔

”راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی میرے وسیلے کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا۔“ (یوحنا ۶/۱۳)۔

لیکن بہت سے یہ کہتے ہوئے یسوع کے دعوے پر بحث مباحثہ کرتے ہیں کہ صرف وہی خدا تک لے جانے کی راہ ہے یہ سر اس تک نظری ہے، کیوں کہ خدا تک جانے کے بہت راستے ہیں۔

جو سمجھی نہ ہوں میں یقین رکھتے ہیں وہ وہی ہیں جو گناہ آلوہ دقوں سے انکار کرتے ہیں۔ وہ سنبھیگی سے یسوع کے الفاظ سے وابستہ ہونے سے انکار کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کیا کیا ہے، اس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے خدا کی محبت ہم سب کو قول کر لے گی۔

وہ وجہ پیش کرتے ہیں کہ شاید ہم نہیں ”اچھی زندگی“، گزارنے والوں کے فیصلہ کا حقدار ہے۔ یہ کہنا ایسا ہی ہے خدا اچھے برے دونوں درجوں کے لوگوں یعنی سب ہی کو اندر آجائے کی منظوری دے دیتا ہے۔ لیکن یہ تو ایک گڑ بڑی پیش کردیتا ہے۔

جیسا کہ ہم دیکھے چکے ہیں کہ گناہ تو خدا کی پاک شخصیت کے بالکل برخلاف ہے۔ اس طرح تو ہم اپنے پیدا کرنے والے اور جس نے کہ ہمارے لئے اپنے بیٹے کی قربانی دے کر ہم سے کافی محبت کی، ہم نے اسے ناراض کیا ہے۔ اس کا مطلب، ہماری بغاوت کا اس کے منھ پر تھوکنا ہے۔ نہ تو ہمارے اچھے کام، نہ مذہب و ملت، نہ ہی دھیان لگانا، یا کرم ہمارے کئے ہوئے گناہوں کا قرض چکا سکتے ہیں۔ علم الوبیت کے ماہر، آرسی اسپراؤل کے مطابق واحد یسوع ہی اس قرض کو چکا سکتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

”حضرت موسیٰ احکام کا ذریعہ بن سکتے تھے، حضرت محمد توارکو حرکت دے سکتے تھے، کنسیو شیس عقلمندی کی باتیں کہہ سکتے تھے، لیکن ان میں سے کوئی بھی شخص دنیا کے گناہوں سے پچھتاوے تو بہ کی پیشکش کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا۔ واحد یسوع ہی بے حد دعا، عبادت اور خدمت گزاری کے لا اُق ہیں۔“

تحفہ جس کے لا اُق نہیں (ہم)

یسوع کی قربانی آلوہ وفات کے ذریعہ خدا کی مفت معانی تلافی کے بیان کے لئے بائبل کا لفظ فضل ہے۔ جہاں کہ مہربانی ہمیں ان باتوں سے بچالیتی ہے، جن کے معاملہ میں ہم حقدار ہیں، تو فضل ہمیں وہ دیتا ہے جس کے ہم حقدار نہیں ہیں۔ ایک پل کے لئے ہم اس پر غور و خوض کریں کہ مسیح نے ہمارے لئے وہ کر دیا ہے جو ہم اپنے لئے نہیں کر سکتے تھے۔

☆ خدا ہمیں پیار کرتا ہے اور اس نے اس سے تعلق بنائے رکھنے کے لئے ہمیں پیدا کیا۔

☆ اس نے ہمیں اس تعلق کو بنائے رکھنے یا اسے برطرف کر دینے کی آزادی دی ہے۔

☆ خدا کے اور اس کے آئین کے برخلاف ہمارے گناہ نے اور ہماری بغاوت نے اس کے اور ہمارے نیچ الگا الگی کی ایک دیوار کھڑی کر دی ہے۔

☆

حالانکہ ہم آخرت کے فیصلہ کے لائق ہیں، پھر بھی خدا نے ہماری موت کی جگہ یسوع کی وفاتِ قربانی کے ذریعہ ہمارے قرضوں کو اپنے ساتھ ابدی زندگی کو ممکن بناتے ہوئے، پورا پورا چکا دیا ہے۔

بُونُوْ فضل، پر اپنا نظریہ پیش کرتے ہیں:

”فضل، دلیلوں اور بحث مباحثوں کو چینچ کرتا ہے۔ اپنے کاموں کے نتیجے کو پسند کرنے پر محبت مشکلات پیدا کر دیتی ہے، جو کہ درحقیقت میرے معاملہ میں بڑی خوشخبری بن جاتی ہے، کیونکہ میں نے تو بڑی بیوقوفیاں کی ہیں... میں تو بڑی مصیبت میں ہو جاؤں گا، اگر کرم آخرت میں میرا منصف ہوگا.... وہ میری غلطیوں کو تو معاف نہیں کرتا، کیوں کہ میں تو ”فضل، پر ٹکا ہوا ہوں۔ میں نے تو اس بات کو تھام رکھا ہے کہ یسوع نے صلیب پر میرے گناہوں کو لے لیا، کیوں کہ میں جانتا ہوں کہ میں کون ہوں اور مجھے امید ہے کہ مجھے اپنی مذہبیت پر ٹینی نہیں رہنا ہے۔“

آپ، ہی آخرت کو چنتے ہیں

لگاتار ہم پسندیں پیدا کرتے جاتے ہیں، کیا پہنچتا ہے، کیا کھانا ہے، ہمارا پیشہ، شادی کا سابھے دار (شریکِ حیات) وغیرہ۔ خدا سے رشتہ قائم کرنا بھی ایسا ہی ہے۔ لیکھ روی ذکر کیا لکھتے ہیں: ”یسوع کا پیغام اس کی تائید کرتا ہے کہ ہر شخص پیدائشی عظمت سے ہی خدا کو نہیں جان پاتا ہے، بلکہ اپنی ذاتی زندگی میں اپنے ہوش و حواس کو قائم رکھتے ہوئے اس کے احکام کو مانے سے جان پاتا ہے۔“

ہماری پسندیں اکثر دوسروں سے متاثر ہوتی ہیں، لیکن کچھ معاملوں میں ہمیں غلط مشورہ مل جاتا ہے۔ ستمبر ۱۱/۱۱/۲۰۰۱ء بے گناہ لوگوں نے اپنا یقین غلط مشورہ میں رکھا اور معصومیت کے تحت نتیجے بھلگتے۔ صحیح کہانی کچھ اس طرح سے ہے: ایک شخص نے جو عالمی تجارتی مرکز کی دکھنی مینار کی ۹۲ ویں منزل پر تھا ایک جیٹ کی ٹکر کا دھماکہ اُتر کی مینار میں سنا۔ اس دھڑام سے پھٹنے کی آواز سے حیرت زدہ ہو کر اس نے پوس کو کیا کرنے کی ہدایت کے لئے بلا یا ”ہمیں یہ جاننا ضروری ہے کہ کیا ہمیں یہاں سے باہر آنے کی ضرورت ہے، کیوں کہ ہمیں معلوم ہے کہ یہاں پر دھڑام سے پھٹنے کی آواز ہوئی ہے۔“ اس نے فوراً فون پر کہا۔

دوسری طرف کی آواز نے اسے جگہ نہ خالی کرنے کی صلاح دی۔ ”اگلے اعلان تک میں انتظار کروں گا۔“

”ٹھیک ہے،“ فون کرنے والے نے کہا ”خالی نہ کرو۔“ پھر اس نے سلسلہ ختم کر دیا۔

کچھ ہی وقت بعد، نوبجے صحیح ایک دوسرا جیٹ دکھنی مینار کی اسیوں منزل سے دھڑام سے ٹکر اکر اس میں دھنس گیا۔ قریب قریب سب ۶۰۰ لوگ دکھنی مینار کی سب سے اوپری منزل میں ہلاک ہو گئے۔ عمارت کو خالی کرنے میں ناکامی ہی اس دن کا ایک بڑا غم زدہ حادثہ تھا۔

وہ ۶۰۰ لوگ اس لئے ہلاک ہو گئے، کیوں کہ انہوں نے غلط خبر پر بھروسہ کیا۔ گوکہ وہ ایک ایسے شخص کے ذریعہ دی گئی جو مدد کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ غم زدہ حادثہ نہ ہوا ہوتا اگر ان ۶۰۰ مصیبت کے شکار لوگوں کو صحیح خبر دی جاتی۔

ہمارا یسوع کو ہوش و حواس میں چنان ان ۱۱/۹/۲۰۰۱ کے مصیبت زدہ لوگوں کے غلط خبر کا سامنا کرنے کے مقابلہ میں بہت زیادہ اہم ہے۔ عبدیت داؤں پر گلی ہے۔ ہم تین متفرق جوابات میں سے ایک کا چنان و کر سکتے ہیں۔ ہم اسے ٹال سکتے ہیں۔ ہم اسے رد کر سکتے ہیں یا ہم اسے قبول کر سکتے ہیں۔

بہت سے لوگوں کے ساری زندگی خدا سے مخفف رہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ روزمرہ کے اپنے ذاتی کاموں میں بہت زیادہ مشغول رہتے ہیں۔ چک کو سن اسی طرح کے شخص تھے۔ ۳۹ سال کی عمر میں کو سن نے امریکہ کے صدر کے بعد کا عہدہ حاصل کیا۔ وہ نکس وہائٹ ہاؤس کے ”سخت شخص“، اور ”وصولے جیسے آدمی“ تھے، جو سخت فیصلہ لے سکتے تھے۔ پھر بھی ۱۹۷۲ء میں ”واٹر گیٹ معاملہ“ نے ان کی شہرت کو نیست و نابود کر دیا اور ان کی اس دنیا کی پکڑا کھٹکی۔ بعد میں وہ لکھتے ہیں:

”میرا بس خود سے ہی تعلق رہ گیا تھا، میں یہ اور وہ سب کر چکا تھا، میں کامیاب بھی ہوا تھا اور میں نے خدا کی شکر گزاری کو کوئی اہمیت نہیں دی تھی، نہ کبھی ایک بار بھی اس کے مجھے دئے ہوئے تھنوں کے لئے میں اس کا شکر گزار ہوا تھا۔ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ مجھ سے بیحد بڑھ کر بھی کوئی چیز ہو سکتی تھی، یا کبھی تیزی سے گزرتے تھوں میں خدا کی عظیم الشان طاقت کے بارے میں سوچ کر اسے میں نے اپنی زندگی میں شامل کیا ہو۔“

بہت سے کو سن کی ہی پہچان رکھتے ہیں۔ زندگی کی تیز بھاگ دوڑ میں ان کے رہنا اور خدا کے لئے تھوڑا سایا کچھ بھی وقت نہ دینا آسان ہے۔ پھر بھی خدا کے فضل سے بھرے معافی کے نذر انے کو نظر انداز کرنا بھی اسے پوری پوری طرح رد کر دینے کی طرح ہی خوفناک نتیجہ رکھتا ہے۔ ہمارے گناہ کا قرض یوں بن چکا رہ جاتا ہے۔

جرائم کے معاملوں میں بہت ہی کم کبھی کوئی پوری پوری معافی ٹھکراتا ہو۔ ۱۹۱۵ء میں نیویارک ٹریبیون کے مدیر شہر، جان برڈک نے ذرا گھومنے کا خلاصہ کرنے سے انکار کر کے قانون توڑا تھا۔ صدرِ ملک، جناب وڈ رو سن نے برڈک کوان کے سبھی ”کئے ہوئے اور جرموں کے لئے پوری پوری کئے جاسکنے والے“ معافی کا اعلان کیا۔ برڈک کے معاملہ کو جس بات نے تو رنج بنا دیا وہ تھا ان کا معافی پانے سے انکار کرنا۔ اس بات نے معاملہ کو سب سے بڑی عدالت سپر مکمل کر دیا، تک پہنچا دیا، جس نے برڈک کے حق میں یہ بیان دیتے ہوئے فیصلہ سنایا کہ صدرِ ملک کی طرف سے معافی کسی پر زبردستی عائد نہیں کی جاسکتی۔

جب مسح کی سالم معافی کو درکرنے کی بات آتی ہے تو لوگ متفرق و جھیں بتاتے ہیں۔ بہت سے ناکافی گواہی، ثبوت بتاتے ہیں، لیکن بیرٹنڈ رسائل کی طرح دوسرے ملحدوں کی فوج بھی درحقیقت تفتیش میں دلچسپی نہیں رکھتی۔ دوسرے اپنے جاننے والے دکھاوہ پسند مسیحیوں کی روکھی سوکھی یا بے میل طبیعت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے معافی مانگنے کی آڑ لے کر ان سے الگ ہٹ کر دیکھنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ دوسرے اور بھی اپنے جھیلے ہوئے کسی رنج آلوہ یا غمگین تجربہ کے لئے خدا کو ازالہ دیتے ہوئے مسح کو درکرتے ہیں۔ کچھ بھی ہوز کریا سیکڑوں تعلیم گاہوں کی چہار دیواریوں کے اندر عالموں سے بحث مباحثوں کے دوران یہ یقین رکھتے ہیں کہ زیادہ تر لوگوں کا خدا کو درکرنے کا اصلی سبب ان کا بہتر سلوک (مارل) ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

”آدمی نہ تو خدا کو دماغی صلاحیت کی بنا پر درکرتا ہے، نہ ہی گواہی، ثبوت کی کمی کے سبب سے۔ آدمی خدا کو خوش سلوکی سے تکرار کے سبب سے رد کرتا ہے، جو اسے خدا کی ضرورت کو مان لینے سے انکار کرتی ہے۔“

اچھے سلوک کی آزادی کی خواہش کے لئے سی ایس الوں کے طالب علمی کے زیادہ تر سالوں نے خدا سے الگ رکھا۔ سچائی کی تلاش انہیں خدا تک لے گئی۔ تو الوں تفصیل سے بیان کرتے ہیں کہ حقیقوں کے تال میل سے بڑھ کر مسح کو تسلیم کر لینا کتنا معنی رکھتا ہے:

”زوال جھیلتا ہوا آدمی بس ایک ادھورا باشندہ ہی نہیں ہے، جسے اصلاح کی ضرورت ہوتی ہے، بلکہ وہ ایک باغی ہے، جس کو اپنے ہتھیار ڈال دینے چاہئیں۔ اپنے ہتھیار ڈال دینا، سپردگی میں دیدینا، آپ کو افسوس ہے، کہنا، خود کو غلط راہ پر ہونا محسوس کرنا اور پھر سے زندگی شروع کرنے کے لئے

تیار ہنا... یہی وہ ہے جسے مسیحی توبہ کہتے ہیں۔

”توبہ“ ایک ایسا لفظ ہے، جس کے معنی ہیں، سوچ میں ایکدم سے ڈرامائی انداز میں بدلاؤ۔ یہی وہ ہے، جو نسن کے پہلے کے ”وصولے والے آدمی“ کے ساتھ ہوا تھا۔ واٹر گیٹ معاملہ کا خلاصہ ہونے کے بعد کوئی نے زندگی کے بارے میں فرق طریقہ سے سوچنا شروع کر دیا۔ اپنے مقصد کی کمی کو محسوس کرتے ہوئے انہوں نے اپنے دوست کی دی ہوئی لوگ کی ”میر کریشپٹی“ (صرف مسیحیت) کتاب کا مطالعہ شروع کیا۔ تربیت یافتہ وکیل کی حیثیت سے کوئی نے ایک پیلے رنگ کی قانونی کاپی باہر نکالی اور لوگ کی دلیلیں لکھنی شروع کر دیں۔ کوئی آیا: کوئی آیا:

”مجھے معلوم تھا کہ میرا وقت آپ کا تھا... کیا میں یسوع مسیح کو بنا شرطوں کے اپنی زندگی کا مالک قبول کرنے کو تھا؟ وہ میرے سامنے ایک بڑے دروازہ کی طرح تھا۔ اس کے پیچے لگانے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ یا تو میں اس سے ہو کر گزرتا تھا یا پھر میں باہر ہی رہ جاتا۔ ہو سکتا ہے یا مجھے کچھ اور وقت چاہئے، سوچنا خود کو یوقوف بنانا تھا۔“

ایک اندر وی جدوجہد کے بعد امریکہ کے صدرِ ملک کے پہلے کے نائب افسر نے آخر کار محسوس کر ہی لیا کہ یسوع مسیح کو ہی اس کی پوری وفاداری کا حق حاصل تھا۔ وہ لکھتے ہیں:

”جمعہ کی صبح تڑ کے ہی جب کہ میں اکیلا اپنے چھبیتے سمندر کو ایک ٹک دیکھ رہا تھا تو الفاظ، جن کے بارے میں ٹھیک سے کچھ سمجھ سکتا یا کہہ سکتا، میرے ہونٹوں پر اپنے آپ آگئے خداوند یسوع، میں آپ میں یقین رکھتا ہوں۔ میں آپ کو قبول کرتا ہوں۔ میری زندگی میں آئے۔ میں اسے آپ کو سوچتا ہوں۔“

کوئی نہ معلوم ہو گیا کہ اس کے سوال، ”میں کون ہوں؟“، ”میں یہاں کیوں ہوں؟“ اور ”میں کہاں جا رہا ہوں؟“ ان سب کے جواب یسوع مسیح سے ذاتی طور پر رشتہ قائم کرنے پر مل جاتے ہیں۔ پریت پوس لکھتے ہیں، ”اسی میں ہم بھی اس کے ارادہ کے موافق جو اپنی مرضی کی مصلحت سے سب کچھ کرتا ہے پیشتر سے مقرر ہو کر میراث بنے“، افسیوں اور اپیغامِ مسیح۔

جب ہم یسوع مسیح سے ذاتی رشتہ قائم کرتے ہیں تو وہ ہمارے خالی پن کو بھر دیتا ہے، ہمیں تسلی دیتا ہے اور ہماری خواہش کو معنی اور امید کے لئے آسودہ کرتا ہے۔ پھر ہمیں اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے کام چلاو۔ چھتی پھرتی کی ضرورت نہیں رہ جاتی۔ جب وہ ہمارے اندر سما جاتا ہے، تو وہ ہماری دلی حرستوں اور ضرورتوں کو ہماری بچی، قائم رہنے والی محبت اور حفاظت کے لئے بھی پوری کرتا ہے۔

چون کادینے والی بات یہ ہے کہ خدا خود ایک انسان کی شکل و صورت میں ہمارا پورا قرض چکانے آیا۔ اس لئے اب ہم گناہ کی سزا کے مستحق نہیں رہے۔ پوس رومیوں کو لکھتے ہوئے اس بات کا صاف صاف ذکر کرتا ہے:

”اور اس نے اب اس کے جسمانی بدن میں موت کے وسیلے سے تمہارا بھی میل کر لیا۔ جو پہلے خارج اور برے کاموں کے سبب سے دل سے دشمن تھے تاکہ وہ تم کو مقدس بے عیب اور بے الزام بنانا کر اپنے سامنے حاضر کرے۔“ (کلستانیوں اور ایلیٹی ۲۱۲ءی)

اس طرح خدا نے وہ کر دیا جو ہم اپنے لئے کرنے میں ناکام تھے۔ یسوع کی قربانی آلودہ وفات کے ذریعہ ہم نے اپنے گناہوں سے نجات حاصل کی۔ یہ منصف کے سامنے ڈھیروں لوگوں کے قاتل کے جانے اور پوری پوری معافی کے حاصل کے نئے کی طرح ہے۔ وہ معافی کے لاٹنیں ہوتا ہے اور نہ ہم۔ خدا کا ابدی زندگی کا تحفہ بالکل مفت ہے اور لے لینے کے لئے ہے۔ ایسا ہونے پر بھی ہمارے سامنے معاف رکھی گئی ہے، یہ ہم پر مبنی

ہے کہ ہم اسے منظور کر لیں۔ پسند آپ کی ہے۔

کیا آپ زندگی کے مرکز کی طرف رجوع ہیں جہاں آپ خدا کی مفت پیش کش کو قبول کرنا پسند کریں گے؟

شاید میڈ ونا، بونو، لوں اور کولسن کی طرح آپ کی زندگی بھی خالی خالی رہی ہے کچھ بھی کوشش آپ نے اندر وہی خالی پن کے احساس کو آسودگی دینے کی نہیں کی خدا اس خالی پن کو بھر سکتا ہے اور ایک لمحہ میں آپ کو بدلتا ہے۔ اس نے آپ کو زندگی پانے کے لئے پیدا کیا، جو کہ معنی اور مقصد سے بڑیز ہے۔ یسوع نے کہا ”میں اس لئے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں“ (یوحنا ۱۰:۱۰)۔

یہ شاید زندگی میں آپ کے ساتھ سب کچھ ٹھیک ٹھیک چل رہا ہے، لیکن آپ بے چین کیوں ہیں، اور سکون واطمینان کی کمی ہے۔ آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ نے خدا کے احکام توڑے ہیں اور اس کی محبت اور معافی سے محروم ہیں۔ آپ خدا کے انصاف سے ڈرتے ہیں۔ یسوع نے کہا ”میں ایک تخفہ تھیں وہ جاتا ہوں، میں کا سکون و دل کا اطمینان۔ میرا اطمینان وہ نہیں ہے جو دنیا تھیں دیتی ہے۔“

اس لئے اگر آپ زندگی کے خالی پن کے کاموں سے عاجز ہوں یا سکون واطمینان کی کمی سے پریشان ہوں تو پیدا کرنے والے کے ساتھ یسوع مسیح میں ہی جواب ہے۔

جب آپ یسوع مسیح پر اپنا بھروسہ رکھتے ہیں تو خدا آپ کو آپ کے ماضی، حال اور مستقبل میں ہونے والے گناہوں کو معاف کر کے اپنے بچے ہونے کا شرف بخشنے گا اور اپنے عزیز بچے کی طرح اس زمین پر آپ کی زندگی کو ایک معنی اور مقصد دے گا اور اپنے ساتھ ابدی زندگی کا وعدہ۔

خدا کا کلام کہتا ہے ”جتنوں نے اسے قبول کیا اس نے انہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشایعنی انہیں جواس کے نام پر لائیں ہیں“ (یوحنا ۱۲:۷)۔

ماں گنے کے لئے سب کچھ آپ کا ہے لیعنی گناہوں کی معافی زندگی کا مقصد اور ابدی زندگی۔ اسی وقت آپ مسیح کو اپنی زندگی میں آنے کی دعوت، دعا میں یقین رکھتے ہوئے دے سکتے ہیں۔ دعا خدا سے ہم کلام ہونا ہے۔ خدا آپ کے دل کو جانتا ہے، وہ آپ کے الفاظ سے نہیں بلکہ دل کے روحان سے مطلب رکھتا ہے۔ مندرجہ ذیل تجویز کی ہوئی دعا ہے:

”پیارے خدا، میں آپ کو ذاتی طور پر جانا چاہتا ہوں اور ابتدک آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ خداوند یسوع، میرے گناہوں کی خاطر صلیب پر اپنی جان دیدینے کے لئے میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ میں اپنی زندگی کا دروازہ آپ کی آمد کے لئے کھولتا ہوں۔ اور میں آپ کو اپنا خداوند اور نجات دہننہ قبول کرتا ہوں۔ میری زندگی پر آپ کا قابو ہو اور مجھے بدلت کر اپنی مرضی پر چلنے والا شخص بنادیجئے۔“

کیا یہ دعا آپ کی دلی خواہش کو ظاہر کرتی ہے؟ اگر ایسا ہے، تو بس تجویز شدہ دعا اپنی مادری زبان میں مانگیں۔

اگر آپ نے یسوع مسیح کو اپنی زندگی میں مانگا ہے، تو ہم اس کے کلام (بابل) کو پڑھنا شروع کرنے میں اور دوسروں کے ساتھ شامل ہونے میں بھی، جواس کے لئے جینا چاہتے ہیں، آپ کی ہمت افزائی کرتے ہیں۔

خدا کے انتظام کے تحت آپ کے لئے کمال کی زندگی جینے کے بھیوں کو سیکھنا اہم ہے۔ مندرجہ ذیل بائبل مطالعہ کے لئے رہنمایتا میں اس کی وفاداری میں ترقی کرنے اور اس کے خوف میں رہنے کے منسوبہ کے مکملوں کو جوڑنے میں مددگار ثابت ہوگی۔

- ۱۔ اوہ دی آپر اڈی میگزین، ”آپر اٹاکس ٹومیڈونا“، (جنوری ۲۰۰۴ء)، ۱۲۰۔
- ۲۔ کوٹیڈ ان جا ش میک ڈاول، ”داریزاریکشن فیکٹر“، (سین برناڈ نو، ہی اے: ہمیر ازلائف پبلیکیشن، ۱۹۸۱ء)۔
- ۳۔ کوٹیڈ ان ولیم آر برائٹ، ”جیزس اینڈ دی انھلیک پویل“، (سین برناڈ نو، ۱۹۶۸ء)، ۳۳۔
- ۴۔ کوٹیڈ ان رک وارن، ”دا پر پڑ ڈون لائف“، (گینڈر پیڈس، ایم ایل: زندروین، ۲۰۰۲ء)، ۷۔
- ۵۔ کوٹیڈ ان مچکا اسیے یاس، ”بُونوان کنورسیشن“، (نیویارک: رو رہیڈ بکس، ۲۰۰۵ء)، ۲۰۳۔
- ۶۔ سورین کیرک گارڈ، ”فلسفکل فریگ میٹس“، ٹرانس ہاورڈ وی ہانگ اینڈ اینڈ نا ایچ ہانگ (پسٹن، این جے: پسٹن یونیورسٹی پر لیں، ۱۹۸۵ء)، ۲۶-۲۸۔
- ۷۔ سی ایس لوکس، ”میر کر شپنٹی“، (سین فرانسکو: ہارپ، ۲۰۰۱ء)، ۱۶۰۔
- ۸۔ رے سی اسٹیڈ مین، ”گاڈس اوگ ورد“، (گرینڈ ریپڈس، ایم-ایل: ڈسکوری ہاؤس، ۱۹۹۳ء)، ۵۰۔
- ۹۔ کوٹیڈ ان اسیا س، ۲۰۰۳ء۔
- ۱۰۔ آرسی اسپر اول، ”ریزن ٹو ولیو“، (گرینڈ ریپڈس، ایم-ایل: لیمپ لائسر، ۱۹۸۲ء)، ۳۲۔
- ۱۱۔ (نیوٹیٹامینٹ، ”جان“، ۱۲۰/۳)۔
- ۱۲۔ اپڈ، جان ۱۲/۱۔
- ۱۳۔ اولڈٹیٹامینٹ، ”اسایاہ“، ۲۵۹۔
- ۱۴۔ نیوٹیٹامینٹ، ”رمنس“، ۸/۵۔
- ۱۵۔ (استیاں، اپڈ)۔
- ۱۶۔ روی ذکریاز، ”جیزس امنگ ادر گاڈس“، (ناش ولے: ورد ۲۰۰۰)، ۱۵۸۔
- ۱۷۔ مارچھائی مور اینڈ ڈیس کاک ہان، ”ڈلے میٹ ڈیتھ آن ۹۱“، یو ایس اے، ہوڈے، سپٹ ۳، ۲۰۰۲ء، اے۔
- ۱۸۔ چارلس ڈبلیو کولسن، ”بورن اگین“، (اولڈٹپن، ان۔ جے: چوزن، ۶۱۹۷ء)۔
- ۱۹۔ روی ذکریاز، ”آشیٹر ڈو سچ“، ”داریل فیس آف ایتھیزم“، (گرینڈ ریپڈس، ایم-ایل: بیکر ۲۰۰۲ء)، ۱۵۵۔
- ۲۰۔ لوکس، ۵۶۔
- ۲۱۔ کولسن، ۱۲۹۔